

مکتبہ اسلامیہ

رباعیات میر

عارف کمال، محبوبِ صدیقی۔ دیوانِ شریف، جلد اول
شعراۃ الملت، احمدی نئی دہلی، ۱۹۷۱ء
تقریباً ۱۰۰۰ روپے فی کپی



مکتبہ اسلامیہ

100-1001010
100-1001010
100-1001010
100-1001010

(116)

یہ جو مصری ان سے نظر قبول کیا جتنا ایک ایک شریعت پر
 کسی اور میں لے آئے۔ ہولی کے شعر اس سے بالکل دور ہے۔
 شعر اس میں ایک کہی نہیں۔ شعر اسے سابق سوال کا مقبول
 اور منتخب کلام جمع کیا گیا ہے۔ دعویٰ ہے کہ ایسا مجموعہ کہیں نہ
 ملے گا۔ افسوس تو اس احوال پر ہے۔ خدیوہ کی شاعری اور اس کی
 توحیدیت سے غفلت و بے خبری کو غورانی بنا کر اس سے بے خبری سے
 متنازع ہو۔ پاکٹ ایڈیشن پر نصرت خاں کی آسانی کے لیے چھاپا
 گیا ہے۔ قیاسی پہنچنے (دور) پر جس کی یہ شاعر ہو۔
 لکھنا چاہتا: عرش و جہنم کی شاعری



جیسا ہے

ویسا ہے

کرہ قاف رکاکیشیا کا علاقہ جس طرح دنیا میں اپنی سرسبزی و جن
منظر کے لئے مشہور ہے۔ اسی طرح اسلامی دنیا میں مردم خیزی کے لئے
بھی اس کو لازوالی شہرت حاصل ہے۔ اسلامی تمدن کی ابتدائی صدیوں
میں یہ مسلم فضل کا فرخوار اور لائق تعالیٰ کا مسکن تھا تو آخری ایام میں
حضرت مرتضیٰ جیسے باکمال بزرگ اس کی خاک سے پیدا ہوئے جنکی
اولیٰ مکملہ بنجیاں فارسی اور کچھ میں قبول عام و بقائے دوام کا متعہ
اعزاز حاصل کر چکی ہیں۔

سرد خاندان کے سہمی اور قوم کے ارمنی تھے۔ آغا زعفرانی میں
نیضان قدرت کی جھلک پڑی اور یہ ہندو کی عالمگیر کشیش نے
ان کو مشرف بہ سو م کیا۔ سرد علی و فضل اور میریت میں رہ چکا مال کوئی

کے علاوہ فطری شاعر تھے۔ اور قبول اسلام کے بعد ایک برگزیدہ عالم
 بھی بن گئے۔ لیکن ایک ہندو لڑکے کی چشم کافر اور رعنائوں نے انکو بھول
 بنا دیا۔ اور آخر کار عشق مجازی نے عشق حقیقی سے سیدل ہو کر سرمد کو
 بھڑوہ کر دیا۔ اور بالکل پرہیزگار ہو کر دیوانہ وار پھر۔ نے اور سمد راست
 کہنے لگے۔ جو شش جنوں میں پھرتے ہوئے شاہجہان آباد دہلی
 پہنچے تو قتلہ نے وہیں قدم روک لئے کیونکہ جس جہاں کی تلاش تھی
 اسی جہاں سے ملنا تھا۔

اس وقت عالمگیر آؤرننگ شہین حکومت تھا۔ اور داراشکوہ
 دلی عہد تھا۔ غرضیکہ سرمد داراشکوہ کی صحبت میں رہنے لگے اور
 اسے بھی ان سے خاص عقیدت تھی۔ عشق کی شورش انگیزیاں
 کبھی کبھی انہیں باہر نکلنے پر مجبور کرتی ہیں۔ کیونکہ آخری امتیاز کا
 یہی تھا اس لئے شاہجہان آباد سے نکل نہیں سکتے تھے۔

ہندوستان میں اُن کی زندگی کا ایک گھٹا زحمت سے بھرپور ہے
اور اورنگ زیب غازی کے عہد میں انہوں نے جامِ شہادت نوش کیا
تذکرہ نویسوں نے اُنکی شہادت کے اسباب اکثر بتلائے ہیں۔ ایک
ادی لکھتا ہے کہ سرد کی اس رباعی پر جیہ پوشاں شیعہ کے کان
کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے اسے کفر قرار دیا کہ معراج جہانی سے

ایکھار لازم آتا ہے + رباعی

اگر کسی کہ حقیقتش پادشہ شد
اوپہن ترازمیں پہنا کشت
ملا گوید کہ برفلک شد آخرو
سرد گوید فلک آخرو شد

لیکن اصل بات یہ ہے کہ عالمگیر کی نظروں میں تو سرد کا سب سے
بڑا جرم دادِ شکوہ کی معیت تھی اور وہ کسی نہ کسی پہانے قتل کرنا چاہتا
تھا جب اور کوئی پہانہ نہ ملا تو غریبانی دربار میں گئی کہ خلافِ رسم شیعہ
ہے بنیاد قرار دیا +

اس زمانہ میں ملا قوسی قاضی القضاۃ تھا۔ عالمگیر نے اسے سرد سے
برسنگی کی وجہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا۔ ملا صاحب نے برہنہ دیکھ کر
سہنے کا سبب پوچھا۔ سرد نے کہا کیا کروں شیطان قوسی ہے۔ نکلتا
برہم ہوئے کیونکہ احکام گرامی پطیس لعین کا ہر صفت قرار پایا اور
انہوں نے عالمگیر سے اکر کہا کہ کفر کا کافی مواد آگیا اور ملحدان گہران
چاہا کہ علمائے ظاہر کی تیغ خون آشام اسی نیام میں رہتی ہے۔ لیکن عالمگیر
کی غایت اندیشیوں نے صرف اس پہانے کو کافی نہ سمجھا۔ کیونکہ وہ خوب
سمجھتا تھا کہ سرد کوئی معمولی آدمی نہیں ہے جس کا قتل ایک عاتقہ اور وہ
واقعہ سمجھا جائے۔ علم و فضل کے لحاظ سے کوئی انکا ہمتا نہ تھا۔ اور ہر جمع
خلائق کا یہ حال کہ سارا شاہجہان آباد انکا معتقد اور ہوا خواہ تھا۔ اسلئے
جب تک کوئی کافی بہانہ نہ آتا اس ارادے کو ملتوی رکھا +
آخر الامر یہ قرار پایا کہ سرد کو علمائے مہر و فضلاء سے عصر کے مجمع میں

طلب کیا جائے۔ اور تمام علماء کی جو رائے قائم ہو اسکے مطابق فیصلہ کر دیا گیا
 چنانچہ مجلس منعقد ہوئی۔ سرد کو بلایا گیا اور نہیں لباس پہننے کے لئے
 کہا گیا مگر شروع نہ ہوا۔ تب بادشاہ نے علماء سے کہا کہ شخص میری
 وجہ قتل نہیں ہو سکتی اس سے کہا جائے کہ کلمہ طیبہ پڑھے اور یہ اس لئے
 کہا گیا کہ بادشاہ جس چکا تھا کہ سرد صرف کالائے سے زیادہ نہیں پڑھا
 سرد نے اپنی عادت کے بموجب صرف کالائے پڑھا۔ اس پر علماء نے
 جلاتا قتل فتوے قتل صادر کیا اور دوسرے دن قتل گاہ میں لے گئے۔
 جب جلا دار تلوار چکاتا ہوا آگے بڑھا تو مستحضر نظر ملائی اور کہا۔
 فدائے تو شوم بیایا کہ تو پہر مہررتے کہے آئی من ترا خوب نے شکام
 اس کے بعد یہ شعر پڑھا اور مردانہ وار تلوار کے نیچے جان دیدی۔
 شہرے شدوا زخواب علی چشم کشوریم دیدیم کہ باقی ست شب فتنہ غوریم
 خلیفہ ابراہیم خجستانی سے (جو ایک صاحب طریقت بزرگ گذرے ہیں)

روایت ہے کہ سترہ نے زندگی میں کلمہ طیبہ لا الہ سے زیادہ نہیں پڑھا
تھا لیکن ہمیشہ شہادت پائی تو لوگوں نے سنا کہ کبریتہ سے تین بار
لا الہ الا اللہ کی صمد اکبند ہوئی +

علی قلی خان غسانی لکھتے ہیں کہ سترہ کا مقتول کلمہ طیبہ پڑھتا رہا
اور اتنا ہی نہیں بلکہ کچھ دیر صرف حمد الہی بھی رہا +

یہ واقعہ ۶۹۰ھ میں شہنشاہ عالمگیر اورنگ زیب کی تخت نشینی
کے تین سال بعد وقوع میں آیا۔ مزار مقدس جامع مسجد دہلی کی مشرقی
جانب واقع ہے +

لایذ بود حکایت دراز تر گفتم
چنانکہ حرف مصحح گفت موسیٰ انذرتہ

{ عبد اللطیف منشی فاضل
ابن منشی فضل الہی مرعوب نام درجہ ۱۰ }

لاہور ۳۰ مارچ ۱۹۲۰ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

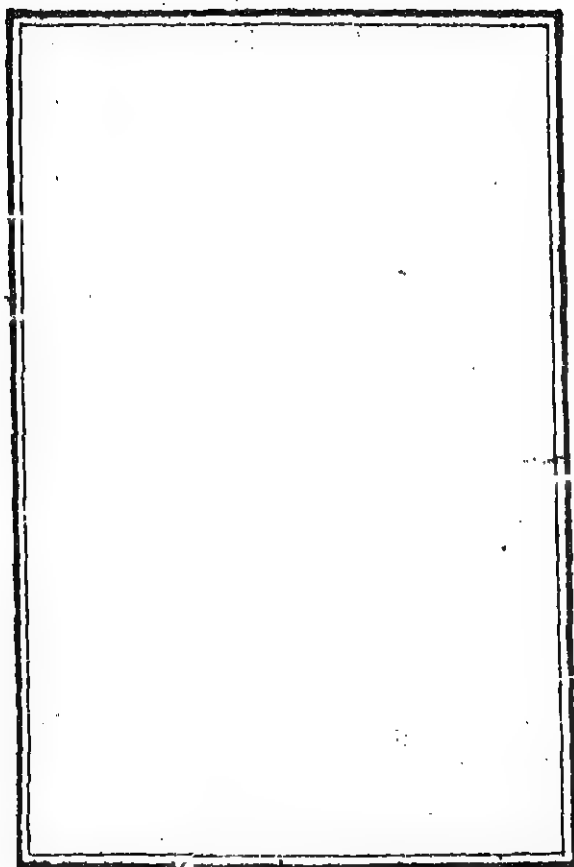
اصنافِ کلام میں رباعی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ بے اوقات پڑھی
میں پسند و حکمت کا ایک دریا گزرے میں بند ہوتا ہے چار مصرعوں کی نسبت
کو دیکھے اور خیالات اور معانی کو دیکھئے ۔

فارسی میں بہت سے مشہور شاعروں نے رباعیات کہی ہیں ۔
مگر اس خاص صنف میں قبولِ مہم کی دولت سرمد کو نصیب ہوئی ۔ علم
ادب کے قدردانوں میں رباعیاتِ سرمد پسندیدگی کی نگاہ سے
دیکھی جاتی ہیں ۔ مگر افسوس کہ ایسے باکمال بزرگ کا کلام بہت کم دستیاب
ہوتا ہے ۔ ہم نے رباعیات کا اس بڑے بہا گنجینہ کو جس محنت سے جمع
کیا ہے وہ قابلِ داد ہے ۔ یہ رباعیاں جنس لائق ۔ تمدنی نوایاں و حقیقی
و مجازی بخود کی کیفیات سے لبریز ہیں ۔

اُمید کہ یہ رباعیاں (جی کا ایک ایک لفظ جذب القلوب اور جی کا
ایک ایک حرف اہل دل کے نزدیک جان سے زیادہ محبوب ہی
شوق سے پڑھی جائیگی اور علم ادب کے ہوا خواہ بالعموم اور کام ہرگز
ملاح اور دلدادہ یا مخصوص خوشی سے رباعیاتِ سرمد کا غیر مقدم کریں گے

(مینجسٹر خوشبختی لکھنؤ)





شهرت و زبانی
 به مثل شمع در آشنایی

عاشق و معشوق
 خود را نمی دانند

کردی عجب کسکه بر لبانی خود را
 بزم یقین و مهر و حسناتی خود را
 این چنین که نیست تماشائی است
 هر چه از صفت در کتاب نامی خود را



باز بباران باران
کسی که در باران
از دهنم
باز بباران باران
کسی که در باران
از دهنم

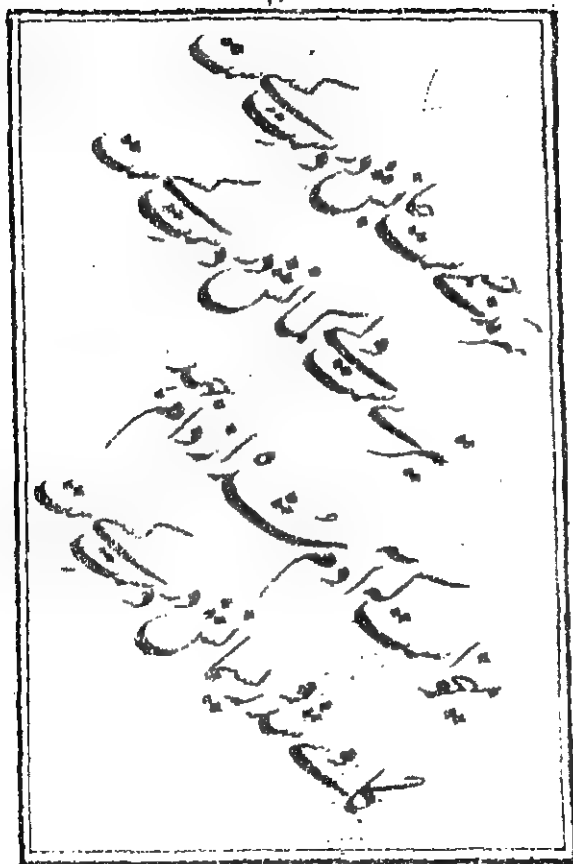
ایں قلم پیکار صدف قلم درو
چرخ و زار چرخ و زار
چرخ و زار چرخ و زار
چرخ و زار چرخ و زار

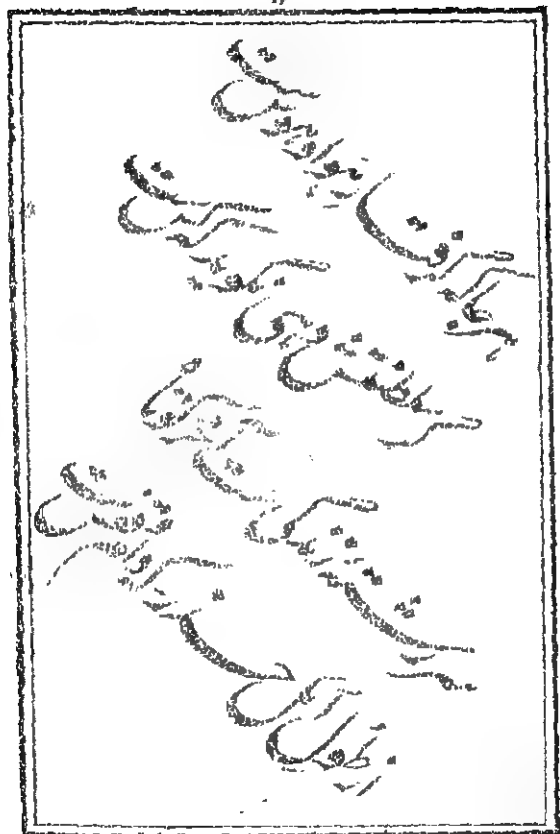
ای عزیز منی و منی
 در طلب تو ایام
 یعنی تو حق پیدا تو از این
 اگر چه به تو

استغفر الله
 مني
 وجميع المسلمين
 في يوم
 الحساب
 اللهم
 اغفر لي
 ما مضى
 وما بقي
 وما كنت
 تعلمه

از ساقی کوتهی کف طلب
 و پیری و ضعف حاکم را طلب
 پرخیز گرفت از نیک بانی
 و فصل است از خجالت ابرام طلب

سرخس خوار و سیاه
 از شایخ سید سلیمان
 عرش فاعیت و خوار و سیاه
 عرش سید سلیمان





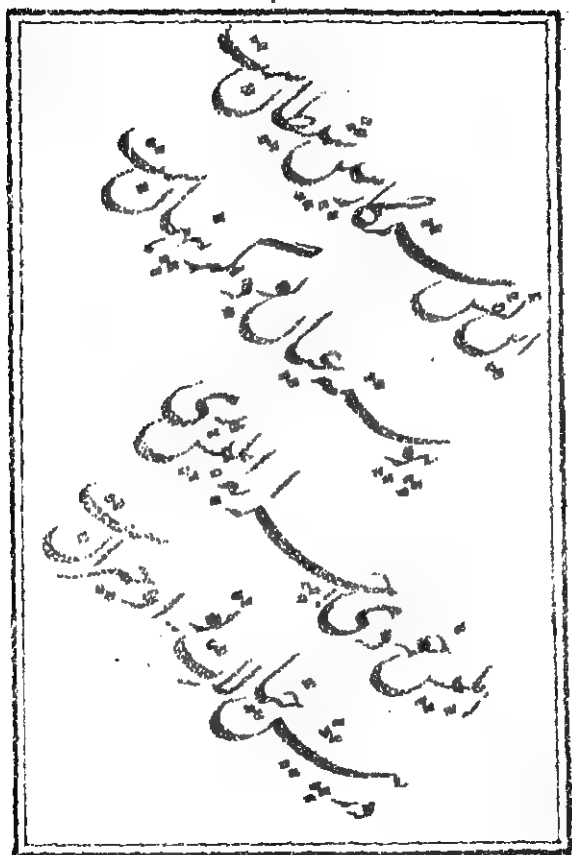
۱۲
اندر شمع چاه و مال است
این چشم خیال است
در خانه تن و وطن است
از بحر و درویش است

در این کتاب
 از کتابهای
 قدیمی
 و نادر
 و نفیس
 و زیاده
 و کثرت
 و فراوانی
 و طاعت
 و عبادت
 و تقوی
 و ریاضت
 و مجاهدت
 و جهاد
 و شجاعت
 و شرف
 و کرامت
 و بزرگواری
 و عظمت
 و جلال
 و شکوه
 و ابرو
 و کبریا
 و جلال
 و شکوه
 و ابرو
 و کبریا

دنیا چشم طلب است
 به دولت و پادشاهی
 خدایان عالم و زمین
 رخسار اگر کسی

نه خسته که در ویدایست
 نه سبک که در ویدایست
 نه خفای که در ویدایست
 نه کجای که در ویدایست

ہر نیکو کیلئے کہہ سکتے ہیں کہ یہ سب
ایسی ہی چیزیں ہیں جو انہیں دیکھ کر
بہت ہی اچھے لگتی ہیں اور انہیں
بہت ہی اچھے لگتی ہیں اور انہیں

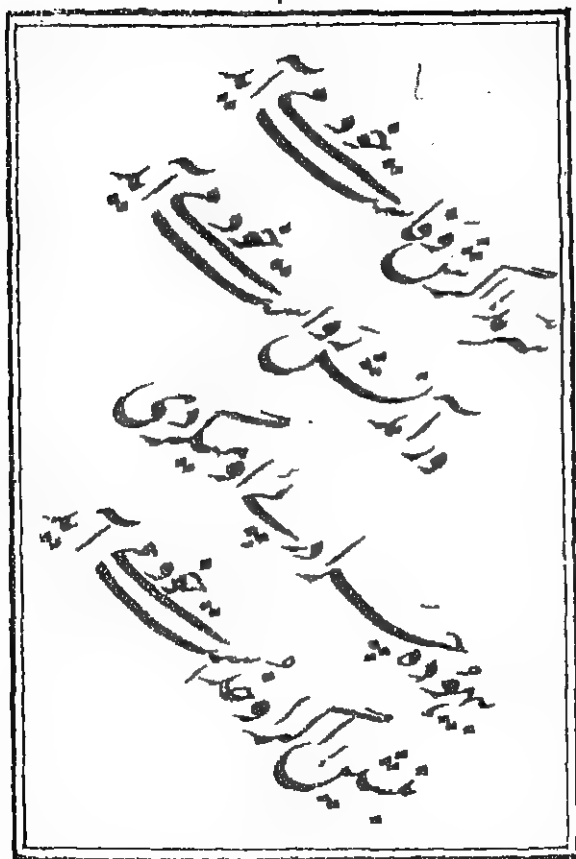


وین آب ز برف است چنانکه شده است
 و خاک و غبار غداست شده است
 و در دلم زوق جوانی دار
 و سن چو پیر و پیری به پیری شده است
 و چرخ زمان چون چرخ به چرخ شده است

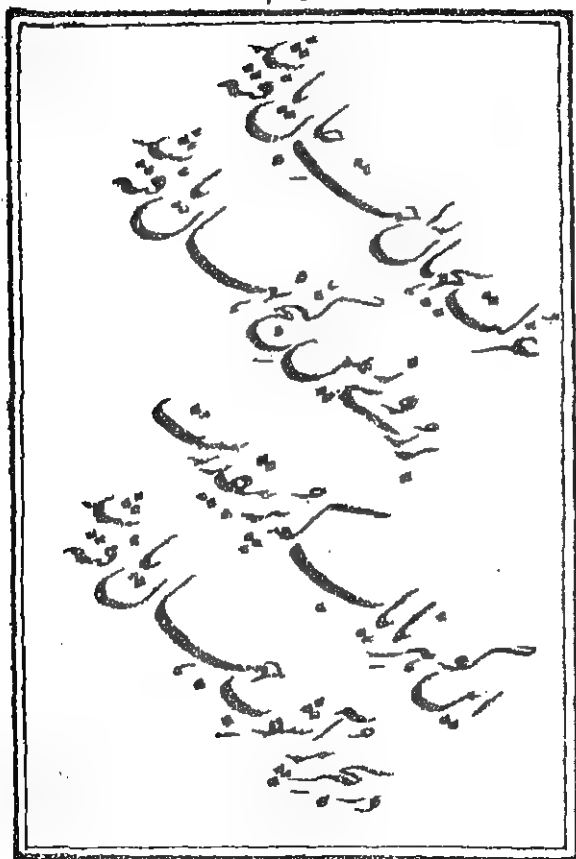
ما بودندم بودیم
 چکیده ام
 ما بودیم جان و دم
 سودست و زیاده

این شهر و دیار و کوچه و محله
 دیدم تا گفتم ز شرف و عجب
 خود را جفا کرد از او بگذردم
 کین و کینه چوین وین و نین





ز غزل و لایق و بخت
 فرخ و خیا و بخت
 شبانست و بخت
 ایام و بخت
 و بخت و بخت

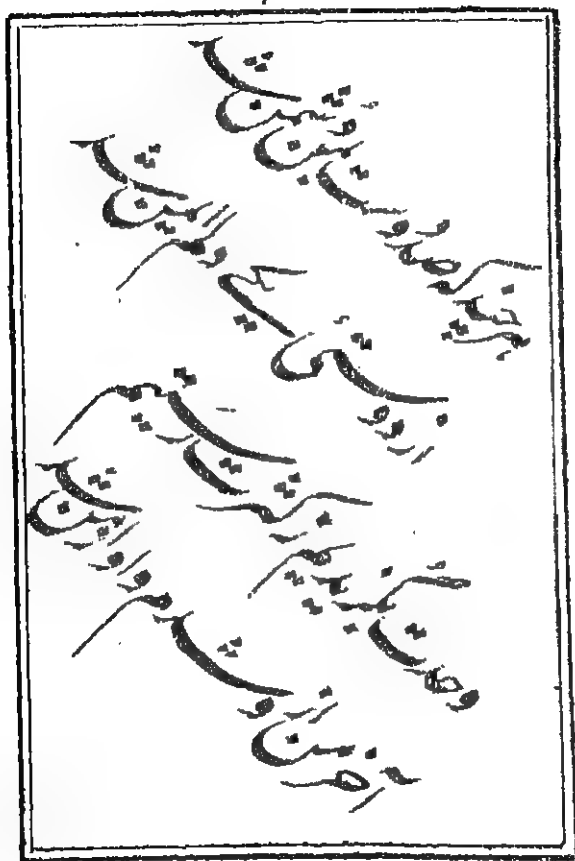


بیاوران دست در راه دوزخی وای
 مصطفیٰ پس وین جسمی وای
 دست خورشید و شمشاد
 وین نمیدانم چو چرخ وای









هر کس که از چنان دوست بود
 که دوست بدیدیم جان دوست
 چون که از چنان دوست بود
 این است نشان که نام دوست

ایک کتب خانہ کی طرف سے
پیش کیا گیا ہے
میں نے اس کو
میں نے اس کو
میں نے اس کو







کبریا و خدای که او فرستاده است
 اعلان چنین است که
 در هر دو جهان
 عالم برین در پیوسته است

ای کیست که او بدو زیادت
 در کرم و وفاست ای چو باد
 ای که در خوار باد و چو باد
 ای که در کرم و وفاست ای چو باد

اینست که روی آه است بد
 این شب بماند است بد
 عشق و آرزو عشق نامدی
 سر و آرزوی بد است بد

نمر کلہ تشخص را میاید کرد
 یک کار ازین و کار میاید کرد
 تاین رضائے دوست میاید کرد
 یاقطع نظر ز ریا میاید کرد

از دهم و خیال من که نویسی بگذرد
 چون با صیب از غایت و صحرای بگذرد
 و چون در شکلی و شکلی و شکلی
 و چون در شکلی و شکلی و شکلی
 و چون در شکلی و شکلی و شکلی
 و چون در شکلی و شکلی و شکلی

میں نے لفظ ماوا اور باب
 ویکمہ خدا و یکمہ
 میں نے لفظ ماوا اور باب
 ویکمہ خدا و یکمہ

از فضلش را عاز ندارم هرگز
 از پیشش را عاز ندارم هرگز

از اندویشش را عاز ندارم هرگز
 از کارهایش را عاز ندارم هرگز

خوشدل نشوی اینک
 با من ندیدم کسی
 جز باقی و جام
 از دست داده کسی

فانی نشی خویشتن
 گزینش نیش و سوز
 گزینش نیش و سوز
 گزینش نیش و سوز
 غم از طر فطرب

قوت نفس چشمتی و پست نامی و پست
 جان کنی و پست کامی و پست
 از غریب و غریب و غریب و غریب
 در راه و در راه و در راه و در راه
 تکلم

آنکه از تنه او بود
 این کار را پیش از این
 علمت نبود
 از هر دو روز یکبار

اے دوست میں کیونکہ یہ سب
 بہ ساقی چو ناز و نہار میں
 ایں عالم چہاں ہر سب
 غلّ تواریں و ملکیت سب

اعتبار و عدالت مروج غلط
 ربا علی نیست غلط
 غلط غلط غلط غلط غلط
 غلط غلط غلط غلط غلط
 غلط غلط غلط غلط غلط

بہار
 نسخہ پیکار و یونان
 غلط غلط غلط غلط غلط
 غلط غلط غلط غلط غلط
 غلط غلط غلط غلط غلط

باغچه شاد غلط
 این در میان کا غلط
 سرشته مهر بار دست با
 این باغچه غلط

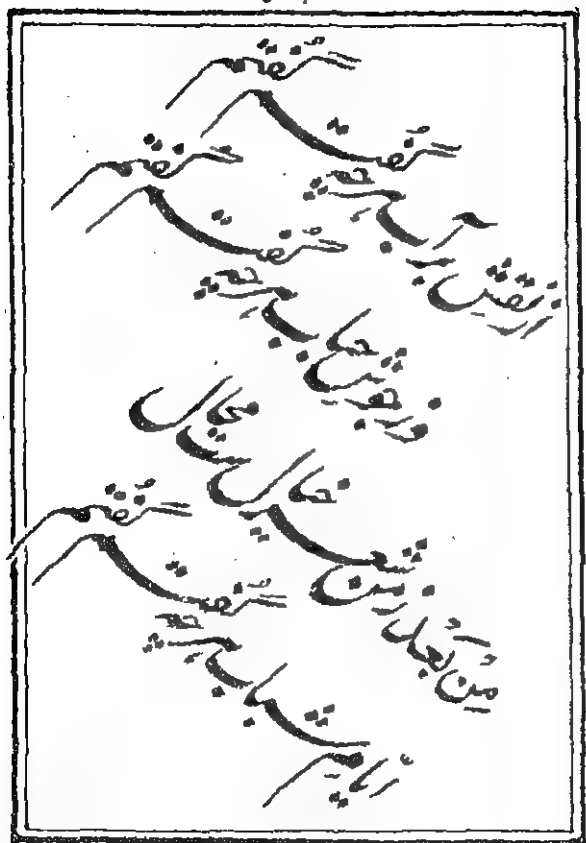
از شیعه بدیور است بیک
 و شیعه از اندیش نیست بیک
 قوی بدان قدری ضعیف
 ارقش و ضعیف را غلبه از جنگ

فصل در بیان
 باقی و عیب و حسن
 از ارباب
 و عیب و حسن
 و عیب و حسن

از غایت کار چو پند
 به علم پانده و

پند خود به حکایت نام
 که از نایب چو پند حاصل
 به پند

اگر که بود
 هزار عقل کمال
 وین دوازده کمال
 در کوشه خطوسته تماشا بکند
 شمع شمع هزار فانوس خیال



هر که جیب از دود و بانی
 غیر از معرفت کردانی
 شایسته و فایده ایست
 نه بیجا جیبی

بایدهی سرکشی
 سرکشی فطری و تربیتی
 سر صاحب
 سرکشی
 نیست پندار
 غلبه صوت
 بایدهی

و در کوشش و کوشش
 از هر چه خود را از دست
 بکنی و بکنی و بکنی
 این وضع را به دست

از وقت جلوس نشینت دارم
 ز اسباب حیات جان نختی دارم
 از آفرینش و کرمش و کرمش
 سرخست پیش یک نختی دارم

از دیده دل و دامن عالم
 منیر شمع و نیکو پیش
 از کلام انبیا بود و فواید
 هر خسته که بکشد و بپوشد

غنچه جهان شمع بسیار دلم
 در دوزخ و در آزار دلم
 در شام و در سحر
 در آید و در بیدار
 در آید و در بیدار
 در آید و در بیدار
 در آید و در بیدار

چرخ کریم از جهان طلبم
 جان بسلامت جهان طلبم
 از مومنیان و زوایا طلبم
 کبریا طلبم

فوسخ است و این
 و ز غایت است و زوید
 این را ده خار و دشت
 شب و روز
 ایام

تا
بسیار ضعیف و ناتوان است و علم
از جوهر بنیان بجان است و علم
کلنج غم دنیا و کمال اندیشه وین
زین دو دلم که در میان است و علم

در سوز و گداز آفتاب است که روز
 یک خانه نیز از جانب است که روز
 در شعله آتش و بیست و هشت
 پیر و زانو چرخ آفتاب است که روز

من گفتم که این صفت چیم
 مقلد است و منفعت و بیم
 در صورت نظم است که در بیم و در
 است این صفت چیم

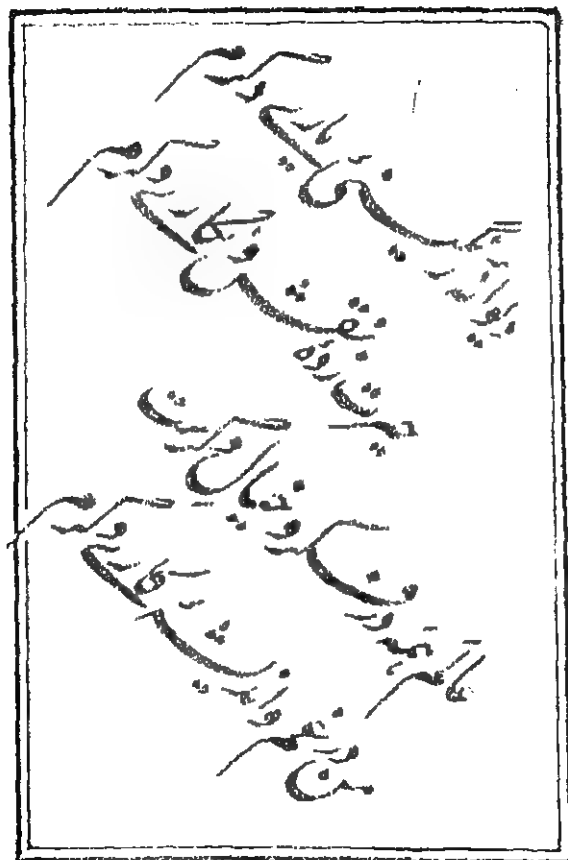
در معصومین
 و در پاکان
 و در فاضلان
 و در نجاران
 و در قاضیان
 و در خدایان

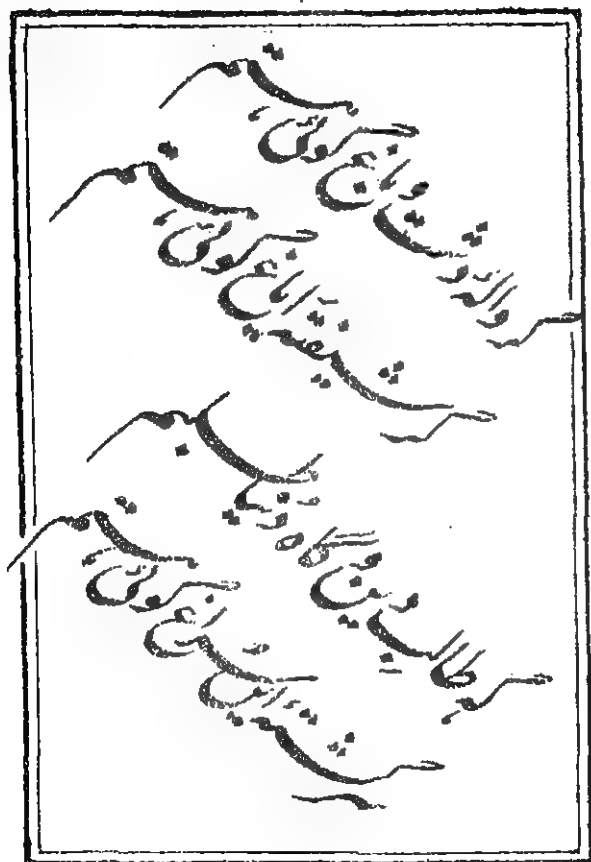
از آنکه در این کتاب
 که به نام کتاب
 فیض است
 که به نام کتاب
 فیض است



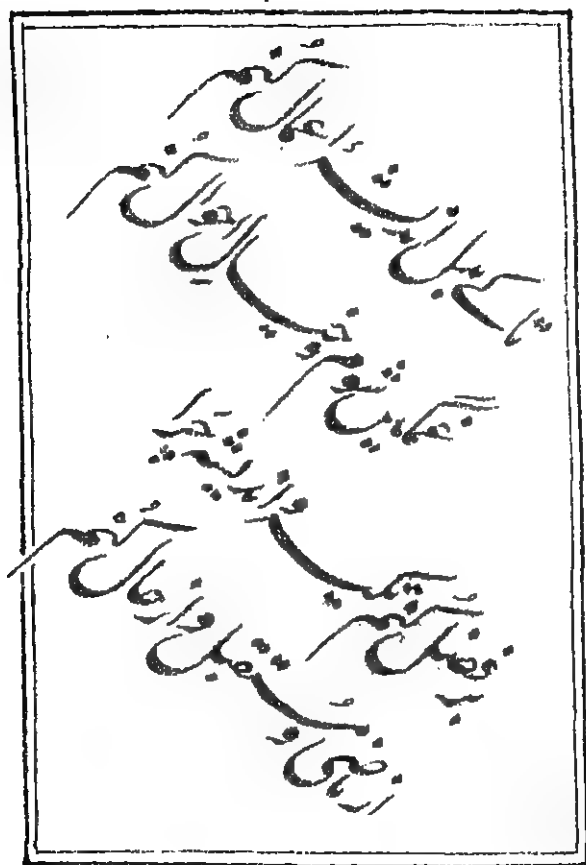
از اسباب کلیب
در پاشند
از اسباب کلیب
در پاشند
از اسباب کلیب
در پاشند
از اسباب کلیب
در پاشند

سلطان شمس و بنی سلطان
 از بر دوزخان دست و توان
 و شین شال سبک
 ز بزم کسب و کسب
 از بزم کسب و کسب









صفت
 یارب انوار عظمیٰ فاعلم
 که در حرمش بود در
 علم
 استوار
 وین انوار که در
 ریح و وزیان
 خط

خود را بمن و بنویسم
بر کمال احباب و خیر
نویسم بر کمال احباب
نویسم بر کمال احباب



آن شوخ بین
 از دل من افتد زار و پند
 باز آنکه میاید
 از حال و خیم

از کثرت یون و ست غزل سنجید
دینج بر طریقی است سنجید
چو کرد و با و سر سنجید
که جای دل جمع فراغت سنجید

ایں عالم میں
ایں جہان میں
ایں ملک میں
ایں قوم میں
ایں زمانہ میں
ایں مقام میں
ایں حالت میں
ایں حال میں
ایں وقت میں
ایں مکان میں
ایں ملک میں
ایں قوم میں
ایں زمانہ میں
ایں مقام میں
ایں حالت میں
ایں حال میں
ایں وقت میں
ایں مکان میں

وین کین
 سرور تو خدایت
 درویشی چاک
 گزشتی طالع
 زوایه
 کرب

در اینجانب الی و هم از پیش
 خود را بفکارت و جود و
 این حرف از شفیق و فراموش ساز
 یاد و جوهر الی و هم از پیش

از خواب بیدار کردن
 خود را بیدار کردن
 لازم است
 بیدار کردن
 جان کردن

جہانگیرؒ کی خدمت میں
 سرگئی ازبک پادشاہ
 بہشتیہ مردم باریک
 حراج فقہت پادشاہ

در کفِ مغالِ سحر
 خود را بدینچنین جانِ جانِ سحر
 این قہرِ پشیمانیست و بال
 از دوشِ نیرِ فراقِ حاکمِ سحر

سید بن
نور علی
نور علی
نور علی
نور علی
نور علی

خور انجمن و ستاد کرب
 از خست و اندوه و
 کرب و غم و فراق و
 از شادی و اندوه و کرب

اے دوست دین پر نیکو کاری سُن
 بیش از نفسِ نیکم سہزاری سُن
 خوشنودی اصلِ دل غنیمتِ شب
 ہر جا کہ بود غلوئے پیری سُن

بین لطف و خود را کردن
 مقبول نوع هر گشت مرودین
 و ضعف نیست توان با کشید
 این همه سر راه فرودین

وخواہش در دو چار نیستی
 بجای
 غمخوار از دیدیم بکار
 بجای
 این گل که در دستان
 بجای
 شد بخراش و بپاش

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين أجمعين

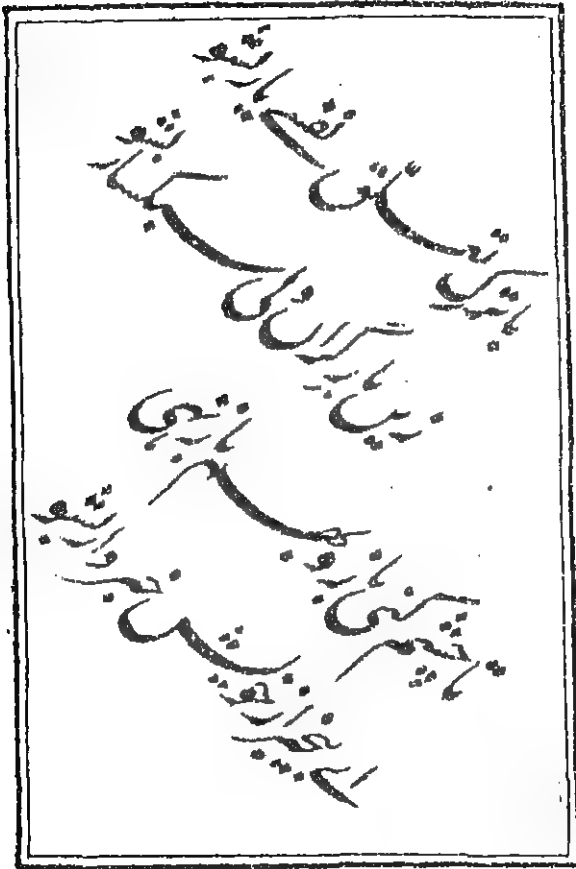


افتخار نیست ز هیچ دنیا و مال
 اگرگاه نیست گاه دل غافل
 که خشم نیست ز آردی آخر
 زین کشت نیست چه بود حاصل



بچان و منان
 و زشتی این
 در آمد و رفت این
 و زشتی این

تمام آسان نہ ہو دیکھ
 مشکل محل و دیدہ ہو و دیدن او
 دیوانہ دل و دیدہ ہے حیران
 دریا فتن و دیدن و چھپان او



فوسن سیر و سیر نامه
 زان شب و سیر نامه
 مغر شو قدرت و قدرت
 لا حول ولا قوة الا بالله

اهل شرف و اهل علم
 فضل و اقبال
 هر چه که در این عالم
 آید و آید و آید
 از فضل و اقبال

شیخ محمد بن ابی بکر
 شریف الدین
 میرزا شمس الدین
 ملا محمد و ملا علی

ازینک بوی خوشتر
فصلی که در وقت
از وقت فصلی که در وقت
از وقت فصلی که در وقت

احوال انجمن فکاست شباه
 این بزرگداشت که از خواستگاه
 سر او از نمودن میماید
 ز آفتاب و آفتاب و آفتاب

غم از درِ چشمش بر میخیزد
 بچاره و عاب و غیر جانین
 نه طاقتِ زیارتِ یارِ من
 ز وصل و آفتاب و یالِ الله

افسوس احوال خود آگاهانه
 بدخواه خودی و طے بود خواهانه

بی غرضی و غفلت شکار دارو
 بیشمار در صیبه سحر آگاهانه

روزگار و سیرت و خلق و عیال
 پستی و بلندی و فراوانی و کم
 سرفروزی و پستی و فراوانی و کم
 دین و اخلاق و عیال و خلق

گرد عجب باو ده راحت
 و در ششده از او بی نیازی
 و در هزار و پانصد و یک
 و در عالمی و در جوی

تنبه نه همین جان و دل ایست
 ازنی که تو هر خط چندی
 ازنی که تو هر خط چندی

و نه تصور و خیالست و هم
 ازنی که تو هر خط چندی
 ازنی که تو هر خط چندی

ای غلام خراب از خرابی
 ای معجز سر از خرابی
 ای منور و نورانی
 ای عجب جلال از خرابی

پناخیزد از این شهر دنیا بانی
 آواره دشت و کوچه و خیابانی
 و این قناعت است بپایان
 از دست و پیر جهان بانی

از رحمت مال و جاه و رحمت پیری
 بیایا به سبب که راحت پیری
 شایسته نیست پستی
 فلاح هر انسانی
 در آگاه شدن از غایت پیری

گم شده و دیار گریه افقی
 در راه و بسبب تنگنای افقی
 این ناله زار و یک سیرت افقی
 و غم و غم و غم و غم افقی

لعل عیش از دریا بجای می رسی
 اندیشه کن که از بجای می رسی
 در افق نیست تعب هم آرام
 از غم از بجای می رسی

خواهی که درسی بگام
 از سوده شوی بازید است
 با صبر از باقاغت خوین
 از دست برآوردی در

ایک بار دین و باریک بینی سے دیکھو
 یہ کچھ اور بھی ہے جو میں نے نہیں دیکھا
 یہ کچھ اور بھی ہے جو میں نے نہیں دیکھا
 یہ کچھ اور بھی ہے جو میں نے نہیں دیکھا

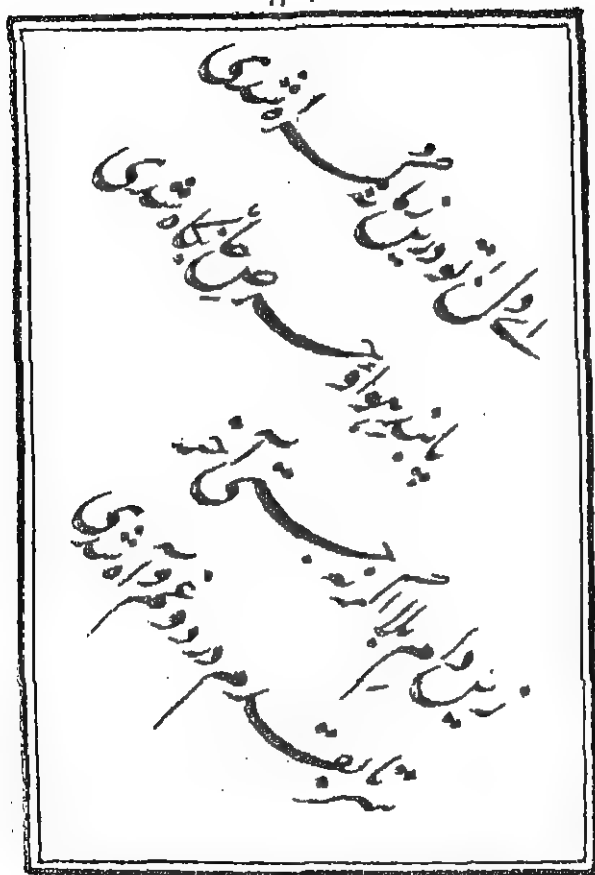
ای جان منی ای جنب ازادانی
 در خانه تن یکدیگر و تنم منی
 بیخ کوری و خورشیدی
 در هر کجاست ساز نایابی

فسون کرم خانہ
 پو پو پو پو پو پو پو
 پو پو پو پو پو پو پو
 پو پو پو پو پو پو پو

هر چند که لطف و دل آزار توئی
 بیش از همه بخوار و فادار توئی

در عالم اشغال و مشغول توئی
 هر جا که بود و نیست و یقین توئی

افسون ز تالاق
 از شکین بدین چرخ پیچی
 حرقم
 از او بشور و ام غفلت
 تا در پی او
 توفی



سرمد درویش عجب شکستگاری
 ایمان بقدر آتشیم شکستگاری
 با عجز و نوبت از جمله شکستگاری
 رفیق و خدای عجب شکستگاری

ای جانِ گرامی چو زناوانی
 باید که بدی چو در میانی
 برستی تو هم عیث مغروری
 ششمانی دوست و هم چمانی

از خواجگان و اهل جاه و جلال
از بزرگان و اهل دولت و جلال
از بزرگان و اهل دولت و جلال
از بزرگان و اهل دولت و جلال

از مردم روزگار عالم نشوی
 وزیر میایی طبع آنکه خوش خلق
 پیر از کین بدین از صحبت نشان
 پادشاهی پیر از کین نشوی

و پیری و ضعف چه
 سنگدلان کز پیری
 و پیری و پند و پند
 به لاله رخسار

به پیچیده و نوشتار حسی
 از باب و حروف حسی
 این کتب در خواص و
 وقت است و کتب حسی

افسوس که از گزند خود بیگانه
 در دشت بیوس خیمه گسایان
 این یکدفعه منی خود پست
 پندار که بنده خاک نیز در خاک

و بیست و یکم که گوشت نازک و شوی
غذا را صیغ می‌طبخند و بیست و یکم
که گوشت نازک و شوی
و بیست و یکم که گوشت نازک و شوی
و بیست و یکم که گوشت نازک و شوی

در شام تو از خواب غفلت
 و بیدار می شوی و می
 میست از یاد و دین
 غافل می شوی و از یاد
 می آید که از یاد

هستی بنظر حق است اگر سنجی
 این از زلف حق است از تو هم سنجی
 چو شمع ز قافانوس سماعی خود
 در دین و عریان

دیار دود و زانندگی
 صحت جهان بختی
 عیش و شادی
 مانع جانیست و گزند

[illegible]

اینجی و کلا از این
 ستم شعله و دوانه بی وزی
 پیش منم و بی کف و خدای
 خورشید از او پادشاهی

خواهی که شوی شاه و کدائی کنی
 بپای که خیال باطل
 از درد کشتی صاف ولی حاصل کن
 یک کلمه زنجیر زنجیر کنی

گریه و زاری و کینه و حسرت
 گریه و زاری و کینه و حسرت
 گریه و زاری و کینه و حسرت
 گریه و زاری و کینه و حسرت

اے دل آویز و خوش بخت
 بابتیں و کیمیا
 و عالمی
 خوار و شکستہ
 از بار رخسار

فغانی پادشاه کی پادشاهی
 از قیام کل روزگار
 گل خوشه کیست که بوی
 ترش و شیرین و دمنده

ہر روز بدبایستے ہوں کر وائی
 از ظلمت غفلت ہمہ شب خوابی
 ایام جوانی شد و سپری
 وقت اگر فیضِ حرمین بمانی

بادام بر باد و صحرای تنگ
 پاشیده و شام و قفسی
 از او بر باد و شام و قفسی
 گریه و زاری و زاری

یارب ازین زاریت بیکار
 جو بصیرت و غفلت چیکار
 از کار گذشت که آگاه شدم
 کاستی زنده ازین کسب بیکار

رویده دل بهیشت وار و خدا
 هر لحظه سر بهیدار شود و آرام
 از خود و روز و روزه و روزه
 از خود و روز و روزه و روزه

در خفا و از خفا
 غفلت و بی خبری
 بپایان فرستاده و به هم
 می رسد و به هم می رسد

احیاء الموات

یہ باب ان میں سے ہے جو زمین پر اور وہ بل او قادیان کے قومی کلام
 اختیار کیا کہ جو زمین پر وہ نامیں الی یا یا مانگی ہو مثلاً حاکم - آزاد - اکبر - اقبال - بی
 بیگ - نقیر - امیر - آغا - شاعر - ہادیوں - ارشد - قنبر - دل - اور - اجڑیں - کچ
 اور غیر ان کے ناموں کی ہیں جس سے زمین پر ملک کی ملک کی ہے جس میں ان میں کی
 کوئی نظم اور مجوز نہیں ہے - نہیں بلکہ ان کو حیدر ہیں - مگر قطعاً اس مجوز کی
 ہو نہیں سکتی جو ان سے ملکوں کی ہے - تاکہ اگر کوئی چاہے تب کی یہ جملہ بند ہو
 فروخت کر کے اس سے زمین اور قیمت اکڑ آئے (۸) ہے +

جہاں میں ہیں - لیکن یہ کہ بہت جلد فروخت ہو جائے اور پھر اس کی
 ایک کپڑا بھی نہیں رہے +

نکات: مرقعہ پناہی لاہور

رُباعیات قلندر

عارف باللہ حضرت شاہ شریف بوللی قدس سرہ نے
چند حق آموز رباعییں جو تصوف کے گہر میں موندون
فرمائیں ایک خوب صورت اور خوش رنگ علم و دانش میں پہچانی
گئی ہیں۔ اگرچہ یہ تصوف پر غور و غور کا کارنامہ لیکن
تقریباً ہر صوفی کا ہر حال کا خزانہ ہے۔ یہ سب چیزیں
ہر صوفی کے لئے ایک ایک کی جگہ پر رکھی گئی ہیں۔

تقریباً ہر صوفی کا ہر حال کا خزانہ ہے۔

تقریباً ہر صوفی کا ہر حال کا خزانہ ہے۔

تقریباً ہر صوفی کا ہر حال کا خزانہ ہے۔

No. 19150187 ACC. NO. 101.2
 HOR 10
 LE 101.2

G-1.1 101.2
 G-1.1 101.2

Date	No.	Date	No.
G-1.1.91	101.2		



MAULANA AZAD LIBRA ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date star above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day sha charged for text-books and 10 Paise per vi per day for general books kept over-due.

